

## ذکر مصحفی

(جناب نثار احمد صاحب فاروقی، یونیورسٹی لائبریری، دہلی)

(۸)

آنویں | بعض قرآن صبیہ اندازہ ہوتا ہے کہ امروہہ میں ابتدائی اور رسمی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مصحفی کو معاش کے وسائل تلاش کرنے کے لئے ترک وطن پر مجبور ہونا پڑا، اور وہ امروہہ سے نکل کر پہلے آنولہ پہنچے یہ باور کرنے کے لئے کوئی شہادت نہیں ملتی کہ وہ امروہہ سے دہلی گئے ہوں اور وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد نواب محمد یار خاں کی ملازمت میں آئے ہوں جیسا کہ بعض تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ غلط بحث ابواللیث صدیقی نے کی ہے جنہوں نے واقعات کی ترتیب کو گمراہ کن حد تک غلط کر دیا ہے۔  
یقیناً نہیں کھلتا کہ وہ آنولہ میں کس تقریب سے گئے، کب گئے اور کس سے توسل پیدا کیا۔ بظاہر یہ قیام تین چار ماہ کے قریب رہا۔ انہوں نے بعض شاعروں سے آنولہ میں ملاقات ہونے کا حال اپنے تذکرے میں لکھا ہے مثلاً غزنی خاں بے جان کے بارے میں لکھتے ہیں۔  
”فقیر درایا میکہ در آنولہ بود بموی ایہ ملاقات اکثری افتاد“

لے ملاحظہ ہو: مصحفی اور ان کا کلام؛ طبع لاہور، ۱۰ تا ۱۲ تذکرہ ہندی لکھنؤ نثری شرا (۱۸۸۷ء) / ۷۳۔ یہ وہی عزیز خاں سبحان ہیں جن کی فرمائش پر قدرت اللہ شوق نے اپنا تذکرہ ”طبقات الشعراء مرتب کیا تھا۔ اس تذکرے کے قلمی نسخے کتب خانہ آصفیہ (جدید آباد) کتب خانہ سنٹرلی رکاردس انس (جدید آباد) کتب خانہ مشرقیہ (پٹنہ) اور دارالمصنفین (لاہور) کے قلمی نسخے لکھ لائے۔  
میں غلطیوں پر صدمہ ہوا ابواللیث صدیقی نے اس کی غصہ نشانہ کر دی تھی۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ کے اخیر میں یہ عبارت ملتی ہے:  
”مجلدیں نسخہ طبقات الشعراء... جب فرمائش لیجئے اس کو کہ فن شعر بخیر رہا باوجود بی جانی عزیزانہ جانی در اسناد  
اتمام رسید (درجہ ۲۴ الف) یہ قوم کے امانت بردار ہیں تھے رندہ (۱۴۱) اور قصبہ بولی کے رہنے والے تھے طبقات الشعراء  
(درجہ ۲۲ ب)

تو عرصے شاعری درویش جاداشت و زیادہ از مرتبہ شاعری قدم در راه امر در پستی می گذاشت  
چند جا بانهنگی ہم کر و او بہ کو دکان حسین فتنق و ز زیدہ۔ اکثر اعنائش دیدیم کہ مجروح ہو فندہ در آئے کہ  
از شاہ جہاں آباد در کٹیہر آمد در آن روز ہا فقیر در آن لوہ بود کہ شورش اوسیع رسیدہ آخر روز سپہرائے  
ویش رقم اوباشے خند گردا و نشہ دیدیم...

قدرت اللہ قدرت رشوق مولف تذکرہ طبقات اشعار سے بھی اسی زمانے میں ملاقات ہوئی ہے۔ شاہ جہانم کے شاگرد نعیم اللہ شاہ نعیم "سے بھی پہلے آنولہ میں ملاقات ہوئی تھی بعد میں یہ بھی محمد یار شاہ کی سرکار میں نوکر ہو گئے تھے۔

آنو در اہل نواب علی محمد خاں روہیلہ بانی ریاست را پور کا مسکن تھا اور ان دنوں بڑا آباد  
قسمہ تھا۔ بقول نجم النبی:

یہ اس زمانے میں غیر عظیم الشان تھا قوم کو ملکہ ہر اہد اتھے اس شہر میں نواب صاحب کے مہدی بہت سے عرصے سے مانغا ہیں یہیں۔ پختہ قلعہ تھا جس کے گنبد زریں تھے اور منہب مسجد قمی۔ و درجہ اول دیوان موزال۔ ماسکن فلسفی اجتماع الدوا کی پورش کے وقت ۱۱۸۵ھ میں یہ قلعہ خراب ہو گیا تذکرہ

۱۰۔ لہ ہندی / ۵۹ء تا الف ۱۲۷ھ سے مابین / ۱۵۲ء لہ ہندی / ۱۶۶۔ رام بابو سکین کے شائع کردہ مرتق شعرا (۱۹۵۶ء) میں ایک تھیوری فردی کی بھی شامل ہے اس سے معافی کے قول کی تائید ہوتی ہے اور اس تطابق سے تھیور کا مستند ہو باقی ثابت ہو جاتا ہے۔ لہ ہندی / ۱۵۹ء تا الف ۲۵۹۔

دسمبر ۱۹۷۶ء

حکومتِ اہلسین میں لکھا ہے چونکہ ہر ایک پٹھان کا بھبب نفسانیت سکڑے قول تھا کہ دوسرے پٹھان کے مکان و مسجد پر ناز پڑھے نہیں جائیں گے اس لئے ہر ایک پٹھان نے اپنے اپنے دروازے پر مسجد تعمیر کی، چنانچہ سترہ سو مسجدیں آنولے میں تیار ہوئیں۔ بلکہ اب تک بعض مساجد آباد اور اکثر شکستہ ویران موجود ہیں۔

آنولے میں مصحفی کا قیام تین ماہ تک رہا۔ اور تقریباً اتنا ہی زمانہ ٹانڈے میں گزارا یہ محفل ضابطہ خاں کی شکست کے بعد درہم برہم ہو گئی جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ضابطہ خاں کی شکست ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ / فروری ۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے۔ اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ مصحفی جمادی الاول ۱۲۸۶ھ / اگست ۱۹۶۷ء یا جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ کے لگ بھگ آنولے میں آچکے تھے۔

کثیر | فردی لاہوری کے حال میں مصحفی نے لکھا ہے کہ وہ دہلی سے آنولہ آئے اور میں نے شہرت سنی تو طے لگیا۔ اس کے بعد نہ کہ وہ نواب محمد یار خاں امیر کے مصاحب ہو گئے ہیں۔ دو تین مہینے کے بعد جب قائم چاند پوری اور میں بھی اسی دربار سے وابستہ ہوئے تو ان کی نوابی بگڑ گئی۔

تبدیل پذیر روزے نیند کم کہ بہ سرکار نواب محمد یار خاں... نوکر شد۔ ہر گاہ بعد دو دس ماہ میاں محمد قائم وغیرہ و فقیر ہم بار بار مجلس ایٹاں شند بہ سبب برہم زدگی مزاج نواب کہ بیاں آن موجب تطویل است بر فاستہ رفت... کہے۔

یہ نواب محمد یار خاں کون تھے؟ ٹانڈے میں ان کا دربار کیسے جاتھا اور کیوں درہم برہم ہو گیا۔ اسے وہی طرح سمجھنے کے لئے تاریخ کے چند اوراق پڑھنا ضروری ہیں۔ ہم بہت اختصار کے ساتھ یہ سب بیاں درج کئے دیتے ہیں۔

داؤد خاں ایک روہیلہ سردار تھا جس نے کٹھیر کے علاقے میں طاقت حاصل کر کے اپنا اقتدار جایا تھادہ لا دلہ تھا۔ اس نے اٹھائے راہ میں ایک بچے کو پڑا ہوا پایا اور سعادت و اقبال کے نشان اس کے

لے نجم النبی: اخبار البصاویہ جلد اول ۱۹۶۷ء۔ مبلخ نوکلشور (۱۹۶۸ء) ۱۲۶ء ہندی / ۱۹۶۷ء مہینہ ۱۹۶۷ء

۱۲۶ء ہندی / ۱۹۶۷ء

برہان دہلی

۴۷۳

چہرے پر دیکھ کر اُسے اپنا متنبی دے پا لک کر لیا۔ یہی بچہ بڑا ہو کر محمد علی خاں، پھر علی محمد خاں کہلایا یہ راجپوت  
کی ریاست کا پہلا مسند نشین اور بانی تھا۔ نجم النبی اور زمانہ حال کے بعض دوسرے مورخین نے اسے  
سید حسینی نسب لکھا ہے۔ لیکن بہت سے مورخ اس سے اختلاف کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ نسلاً افغان  
ہی تھے چنانچہ ان کا مادہ تاریخ وفات بھی خان زادے کا نظم شیدائے ”جہ ہے افغان“ سے برآمد کیا ہے۔  
بعض قدیم دستاویزوں اور تاریخ کی کتابوں سے بھی اُن کے افغان ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ مصحفی نے بھی  
لے روہیلہ خاندان کے سرداروں کی تاریخ اور روہیل کھنڈ میں ان کے عروج و زوال کی داستان تفصیل سے سمجھنے کے  
لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے:

(۱) نجم النبی: اخبار الصنادید (۱۹۱۸ء) دو جلدیں۔ (۲) نجم النبی: تاریخ اودھ (۱۹۱۹ء) پہلی تین جلدیں  
(۳) آدین تاریخ فرخ آباد (اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۹۸۰ء) (۴) مستجاب خاں: گلستان رحمت (۵) کنور پریم کشور فراتی:  
وفات عالم شاہی (۱۹۴۹ء) (۶) اندرام نعل: سفر نامہ (۱۹۴۹ء) (۷) امیر میاں: انتخاب یوگا (۱۸۸۰ء) (۸) پولہ شاہ عالم  
سکند اینڈ نیکورٹ (انگریزی) مرتبہ پی سی گیتا (۱۹۵۴ء) (۹) اسٹریچی: ہسٹریکلائڈ ڈی روہیلہ وار (۱۸۹۲ء) انگریزی۔  
۱۰ مؤلف حلیۃ الاعلام کا بیان ہے کہ: ”ابہر تھے (۱۲۹۰ء) اور کنڑا تاریخ (۱۲۵۳ء) میں لکھا ہے: ”مولد باکوئی قصبہ کالج  
سرگرنھل اور وطن سکنی موضع بیولی... جو متصل بسولی پرگنہ ساسی ہے“ (جو الاسفر نامہ نعل مرتبہ انہر علی حاشیہ ص ۵۰، قدرت اللہ  
قاسم کہتا ہے کہ گویند کہ شمس از قوم جٹ است) ”مجموعہ نغز“ ۱/۳۷، ۱۰۸۹ء الطغ کی بات یہ ہے کہ  
اخبار الصنادید کے مؤلف نجم النبی نے علی محمد خاں کو سید ثابت کرنے کے لئے اپنی دالی پوری کوشش کی ہے لیکن خود ان کے بیٹا  
میں تناقض پیدا ہو گیا ہے۔ سیادت کی بحث کرنے کے بعد انھوں نے ایک جگہ یہ شعر بھی درج کر دیا ہے جو بقول خود اسکے کے متعلق  
نواب کے نام سے تمام روہیل کھنڈ میں مشہور تھا۔ اس میں بھی محمد علی ”موزوں ہے اور وہ یہ ہے:

سکند زہر کل کثیر و طبل زد و رچہ پیل  
بادشاہے شہر روہیلہ نام او محمد علی

یہاں محمد علی کے حلیے کی نقل سے قطعاً جوتی ہے اور ایسا شعر اس جاگہ ہے۔ یہ صیح کا شعر ہے۔

اسے فصیح گہر نغز ان کے زمانہ ہے  
ہر دو دیو لوار پر کھدیجے اس بات کو“ (انجمن ۱۹۲/۱)

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ”نواب صاحب کی ہر میں عبارت کند تھی: علی محمد خاں بہادر مددی محمد شاہ بادشاہ غازی (دہلی ۱۹۵۰ء)  
اس میں بھی سید نہیں ہے۔“

امیر کے بود از قوم افغان“ لکھا ہے۔

بہر حال علی محمد خاں روسیلا کا انتقال ۵ ستمبر ۱۷۴۹ء (۲۹ شوال ۱۱۶۲ھ) کو ۴۲ سال کی عمر میں ہوا ان کے چچہ حاجزادے تھے محمد عبداللہ خاں، محمد فیض اللہ خاں، محمد سعد اللہ خاں، محمد یار خاں، اللہ یار خاں اور مرتضیٰ یار خاں۔ اول الذکر دونوں بیٹے علی محمد خاں کے انتقال کے وقت قذحاریں تھے۔ اس لئے محمد عبداللہ خاں کو سنبھال کر دیا گیا۔ علی محمد خاں نے حافظ الملک حافظ رحمت خاں کو اپنے نابالغ بچوں کانگراں اور ریاست کا منتظم مقرر کیا تھا۔ جب قذحارے دونوں بھائی واپس آئے تو جاگیر کی تقسیم کا جھگڑا شروع ہوا اور وحدت کا بہت ہی نازک ہونے لگی تو حافظ رحمت خاں نے رنج شر کے لئے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ڈاکٹر انظر علی کا بیان ہے کہ انجھیلی وغیرہ کا علاقہ پانچ لاکھ سالانہ آمدنی کا محمد عبداللہ خاں کو ملا اور اتنی ہی آمدنی کا علاقہ راجپور وغیرہ فیض اللہ خاں کے حصے میں آیا۔ آنلے کا علاقہ محمد عبداللہ خاں کو دیا گیا اس کے ساتھ ہی یہ کیا کہ ہر ایک بھائی کے ساتھ ایک چھوٹے بھائی کو شریک کر دیا۔ چنانچہ نواب عبداللہ خاں کے ساتھ مرتضیٰ خاں، فیض اللہ خاں کے ساتھ محمد یار خاں اور سعد اللہ خاں کے ساتھ الیاء خاں رہنے لگے لیکن تقسیم ملک کے بارے میں خیم انظری کا بیان قدرے مختلف ہے۔ وہ لکھا ہے:

”آنولہ منو، بدایوں، اوسیت اور کوٹ وغیرہ ۱۳ لاکھ روپے کی آمدنی کا ملک نواب سید عبداللہ خاں کو دیا اور سید مرتضیٰ خاں کو ان کے سپرد کیا۔ بیری اور اہرات وغیرہ ۱۳ لاکھ روپے کا ملک نواب سید فیض اللہ خاں کو دیا اور سید محمد یار خاں کو ان کے ذمہ کیا اور مراد آباد وغیرہ ۱۳ لاکھ روپے کا ملک نواب سید سعد اللہ خاں کو دے کر عاجزادہ سید اللہ یار خاں کو ان کے شریک کیا اور اس طرح تینوں بھائیوں کو رانھی کر کے ایک اقرار نامہ لکھا کہ تمام سرداروں کی جہروں اور دستخطوں سے مرتب کرایا۔ نواب سید اللہ خاں مراد آباد کو روانہ ہو گئے اور وہاں راجا کنور سین کی حالت

۱۳۔ تہ جادو ناتھ سرکار نے ”مال آف دی منل ایپاٹر“ جلد اول رابع کلکتہ: ۱۹۳۲ء میں تاریخ وفات ۵ ستمبر ۱۷۴۹ء لکھی ہے (ص ۳۷۵) تہ اخبار: ۱۹۶۱ء۔ تہ انظر علی: مقدمہ سفر نامہ مخلص ص ۸۳۔

تو بی میں آئے اور نواب سید فیض اللہ خاں اور نواب سید عبداللہ خاں آنے میں نواب سید علی محمد خاں کے قلعے میں رہنے لگے۔ غالباً یہ تقسیم ۱۱۳۲ھ میں واقع ہوئی تھی۔

لیکن یہ غالباً ابتدائی تقسیم تھی اس کے بعد جب سردارانِ روہیل کھنڈ میں دوسرا معاہدہ ۱۱۳۶ھ (۱۷۲۳ء) میں ہوا تو نواب سعد اللہ خاں تمام ملک کے حاکم تسلیم کر لئے گئے اور آمدنی میں سے آٹھ لاکھ سالانہ ان کے مقرر ہوئے عبداللہ خاں کو ہسون، اجمیاتی، اور سہداد پور کی جاگیر عطا ہوئی جس کی سالانہ آمدنی تین لاکھ تھی عبداللہ خاں نے اجمیاتی ہی میں سکونت اختیار کر لی اور مکان وغیرہ بنوائے فیض اللہ خاں نے رامپور کو آباد کیا جس کی سالانہ آمدنی پانچ لاکھ تھی اس میں چھا چھٹ، شاہ آباد وغیرہ بھی شامل تھے محمد یار خاں، اللہ یار خاں اور مر فیض خاں کو حکومت میں کچھ حصہ نہیں ملا۔ مگر محمد یار خاں نے ٹانڈے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں حکومت کرتے رہے۔

سعد اللہ خاں نے ۲۷ برس کی عمر میں سل و دق کی موذی بیماری سے تھنکا کر یکم مارچ ۱۱۶۲ھ - ۵ شعبان ۱۱۷۵ھ اور ان کے بعد نواب محمد عبداللہ خاں رئیس بنائے گئے۔ ۳ جولائی ۱۱۷۶ھ (۵ صفر ۱۱۸۸ھ) کو پانچ برس گزری تھیں یہ کہ یہ بھی راہی ملک عدم ہوئے اور نواب فیض اللہ خاں کا دور دورہ ہوا۔ اسی زمانے میں رامپور دارالریاست قرار پایا فیض اللہ خاں بڑے نخی، علم دوست اور شجاع حکمراں تھے انھوں نے بیس برس تک پوری شان و شوکت سے ریاست کا کام چلایا اور آخر کار، ۳ جولائی ۱۱۹۳ھ (۵ رزدی ۱۲۰۵ھ) کو خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

محمد یار خاں امیر | علی محمد روہیل کے لڑکے اور نواب فیض اللہ خاں کے بھائی محمد یار خاں تھے جو شاعر بھی تھے اور امیر تخلص کرتے تھے۔ انھیں کے دربار سے قائم چاند پوری، مصطفیٰ، ندوی، حکیم کبیر سنبھلی وغیرہ بہت سے جید شعراء وابستہ تھے۔ یہ اس زمانے میں ٹانڈے کی جاگیر پر پیش کر رہے تھے۔ علم موسیقی میں خہوی درک

لے حکم النبی: اجارہ الصنادید ۱/۱۸۱۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷

تھاتار سبجانے میں یگانہ روزگار تھے۔ لیکن ان کے مہاجروں میں حکیم کبیر سنگھی بھی تھے جو اگرچہ طیب تھے مگر زمانے کے مزاج کے مطابق شروع سے بھی لگاؤ تھا انھوں نے امر کو بھی یہ چکا لگادیا۔ چنانچہ نواب محمد خان نے سب سے پہلے مرزا رفیع سودا اور میر سوز کو دعوت نامے بھیجے یہ دونوں استادان و ذول نواب بہرمان خان زند کے متوسل تھے۔ وہاں سکھ چین سے گذر رہی تھی انھوں نے فرخ آباد و جھوڑکا ٹانڈے آنا گوارا نہ کیا۔ البتہ قائم چاند پوری اس زمانے میں سوئی میں موجود تھے۔ امیر کی نگرانتخاب ان کی طرف اٹھی۔ قائم نے یہ پیش کش قبول کر لی۔ ایک سو روپیہ ماہانہ مشاہرہ مقرر ہوا اور نواب کے کلام پر اصلاح دینے کی خدمت سیر دھوئی تہ معافی نے لکھا ہے:

(بقیہ مایہ ص ۵۵) شغل تھی۔ قدیم زمانے سے یہ نجاروں کا سکن تھا جو ایک شہر سے دوسرے شہر کو غلہ وغیرہ لے جاتے تھے۔ آج بھی یہاں نجاروں کی آبادی زیادہ ہے (دیکھو اپریل گزٹیر آف انڈیا جلد ۲۳ ص ۲۲۱۔ جین مسٹر ۱۹۰۵ء)۔  
 ۱۷ نیز ملاحظہ ہوں: (۱) یادگار شہزادہ نیرجہ بہرست کتب خانہ اودھ مرتبہ امیر نگر شائع کردہ ہندوستانی اکادمی آلا آباد۔ (۲) سری رام: پنخانہ جاوید، جلد ۱/۲۰ ص ۳۱۔ مجموعہ نیرجہ جلد ۱/۲۰ ص ۳۱۔ (۳) امیر نیائی: انتخاب یادگار ۳۱/۲۰ ص ۳۱۔ (۴) جواہر سن جلد ۲/۲۰ ص ۹۰۔ ۱۷ قائم چاند پوری کا پورا نام قیام الدین یا محمد قائم ہے جس کا خود انھوں نے اپنے تذکرہ ”مخزن فکات“ ص ۱۷ میں لکھا ہے۔ لیکن تذکرہ نگاروں نے ان کے نام میں بہت غلط بحث کر دیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو دستورالقصا مرتبہ امتیاز علی غفری ص ۳۴)۔ ان کے سال ولادت کا تعین دشوار ہے لیکن معافی نے عقد ثریا ص ۴۰ میں عمر ساٹھ سال سے تجاوز بتائی ہے۔ اس تذکرے کی تالیف ۱۱۹۵-۱۱۹۹ء کے مابین ہوئی ہے (دستورالقصا ص ۴۰)۔ بعد اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بارہویں ہمدی کے دوسرے ثلث میں ۱۱۳۵ اور ۱۱۳۹ء کے مابین پیدا ہوئے ہوں گے۔ ان کے والد کا نام محمد اکرم اور دادا کا نام محمد اکرم تھا ایک لڑکے کا نام محمد نسیم بتایا جاتا ہے ذرا ماہ کا پورہ جلد ۳۵ شمارہ ۱ ص ۳۷) مگر گلشن سخی میں قبلانے نسیم کو بیدار محمد قائم لکھا ہے (ورق ۹۰۔ نیرجہ امپور)۔ قائم چاند پوری میں پیدا ہوئے جو ضلع مجبور میں ایک قصبہ ہے و غرض ص ۱۷، ابتداً علی جوانی میں ترک وطن کر کے دہلی آئے اور یہاں شاہ عالم کے عہد میں دار و درہ توپ خانہ کی حیثیت میں ملازم ہوئے (تذکرہ ہندی ص ۱۷۹)۔ نظام سلطنت کی تبری میں یہ سرشت ملازمت ہاتھ سے جاتا رہا تو قریب گزرد ہوئے لگاؤ غرض ص ۱۷) امیر کا بیان ہے کہ درہ سے اصلاح لینے تھے فکات اشعر ۱۲۲۱ (اور بعد میں سولہ سے شرور کرنے لگے۔ قدرت اللہ قائم لکھتا ہے کہ وہ باقی ص ۱۷)

مردا ہے کہ بترغیب حکیم کبیر بھلی شوق شہزادی واپس دیش را بسیر و کشید خطی بطلب میر سوز و مرزا  
ریح نوشتہ روانہ کرد چون در اہ ایام ہر روز بزرگ در سرکار مہرباں خاں زند تخلص بیضہ شاعری  
فرز و میاز داشتند از فرخ آباد آمدن ایشان بماندہ کہ موضع بود با ش نواب بود اتفاق نیفتاد۔  
آخر کار میان محمد قاسم کہ در اہ ایام در سبلی بود و حسب الارشاد آمد و شرف ملازمت آں والا  
جناب دریافت و بدر ماہ یک مہر و پیر و میاز ش دادہ با شادیش برداشت ۱۰۰  
فن موسیقی سے ان کے شغف کے بارے میں معصی کا بیان ہے کہ:

”در علم موسیقی دستارزدن بچاند روزگار و در رعنائی و زیبائی جوئے بود باغ و بہار ۱۰۰

ہزاروں روپے صرف کر کے اور بڑے بڑے استادان فن کی خدمت کر کے موسیقی میں کمال ہم پہنچایا  
تھا۔ اس سے بھی زیادہ انھوں نے ایک اور کام ایسا کیا تھا کہ اگر آج وہ مرتع و ستیاب ہو جائے تو انمول  
اور انوکھی چیز ہوگی۔ (راتی)

(تقدیر جانشینہ ص ۵۵) ہدایت اللہ خاں ہدایت کے شاگرد تھے بعد میں برگشتہ ہو کر چوگھدی تھی (مجموعہ نثر: ۸۲/۱۰) پھر در دستہ  
افتداریا۔ آخر میں سودا سے وابستہ ہو گئے۔ دہلی سے نکل کر سبلی پہنچے تھے اور غالباً راجہ ہلاں رائے دیوان حافظ رحمت  
خاں سے متوسل تھے کہ نواب محمد یار خاں ایسے ٹائپ میں بلایا۔ وہاں تین ماہ رہے۔ درہمی ملک کے بعد نواب فیض اللہ خاں  
دلی را پور کے بیٹے احمد یار خاں سے منسلک ہو گئے ان کے رہا سے قوت لایموت ملتا رہا۔ کچھ دنوں بعد لکھنؤ جا کر چار ماہ  
ملکیت رائے سے ملے اور اپنے وطن میں جائداد کی واگذاری کا پروانہ لے کر آئے مگر وہاں پہنچے سے پہلے ملک عدم سے  
بلاوا لگی۔ (دہندی: ۱۷۹) قاسم کا قول ہے کہ آخر میں قصبہ امر وہ کے قاضی ہو گئے تھے مجموعہ نثر: ۸۲/۱۱ مگر اس کی  
تائید اور کسی تذکرہ نگار نے نہیں کی۔ سال وفات میں بھی اختلاف ہے اکثر تذکرہ نگاروں نے ۱۱۱۸ھ (۱۷۰۶ء) لکھا ہے  
ان کے فائدہ میں بھی یہی شہور ہے زمانہ کانپور: جولائی ۱۹۲۹ء۔ لیکن بعض نے ۱۱۱۸ھ کو صحیح مانتا ہے۔ انتقال را پور  
میں ہوا تھا ہمیں دفن ہوئے مجمع الانتخاب ملی وقت ۴۷۰ھ الف (۱۷۰۶ء) تھا نیف میں ایک تذکرہ خیر نکات شائع ہو چکا ہے  
ایک ضخیم دیوان جو تمام اصناف سخن پر مشتمل ہے ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک برخ خط ملی نسخہ رام پور میں موجود  
نہے۔ یہ مشہور شاعر کا ہے ۱۰۰

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کند  
کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رو گیا

لے ہندی/۱۳-۱۴ ۱۵ ماسبق ۱۳-